Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۶ احسان ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۶ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان پر لازم ہے کہ وہ دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے کے مطابق ہے

اگر دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضبِ الٰہی ہے

"ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے، خصوصاً اِس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے، تا وہ لوگ جو پہلے کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دُنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کی دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دُکھ نہ اُٹھایا جاوے تو بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ مُنہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل مُنہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیّت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی چھوٹا داغ ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل مُنہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسے ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو جب دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفّار ہی کو تجویز کرتا ہے جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اِس قسم کے واقعات بسااوقات پیش آئے۔ اِس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ قوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل کسی اَور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رُو بہ دُنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضبِ الٰہی ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھل دار درخت ہو جاوے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۳، ۳۴)

اَخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۱۶ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت انتڑیوں میں خراش کی وجہ سے ابھی ناساز ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم قاضی مجید احمد صاحب ابن مکرم قاضی خلیل احمد صاحب اچھرہ لاہور کا نکاح محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم قاضی نذر محمد صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ سے سات ہزار روپے حق مہر پر یکم مئی ۱۹۷۷ء کو محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے پڑھا۔

قاضی مجید احمد صاحب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے پوتے ہیں اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی پوتی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اصل جو ریکارڈ ہے حساب وغیرہ رکھنے کا یا رجسٹر وغیرہ مکمل کرنے کا اس کا انتظام ضلع کی جماعتوں کو کرنا چاہیئے۔ اگر نہ کر سکیں تو پھر بڑی جماعتوں کو آزادانہ طور پر یہ کہا جائے کہ جس طرح وہ دوسرے چندوں کا حساب رکھتے ہیں اسی طرح یہ حساب بھی رکھیں لیکن نگرانی ضلعی نظام کرے تاکہ حسابات شروع سے بالکل صاف اور ستھرے ہوں۔ کسی وقت بھی ہمیں یہ پریشانی نہ ہو کہ دس پندرہ دن تک پانچ سات آدمی لگیں گے تب حساب کی صحیح شکل ہمارے سامنے آئے گی۔"

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت ہر جماعت کا یہ فرض ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اسم وار حساب خود رکھے۔ مرکزی دفتر کسی وقت بھی یہ حساب طلب کر سکتا ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ احسان ۱۳۵۶ ہش

۱۶ جون ۱۹۷۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معرفتِ الٰہی اور اُس کی انقلاب انگیز تاثیر

اللہ تعالیٰ کی ہستی وراء الوراء ہے اور اُس کی قدرتیں اور طاقتیں بے حد و بے شمار۔ اس لئے وہ انسانی فہم و ادراک سے بالا ہیں۔ انسان جو ضعیف البنیان، انتہائی کمزور اور لاشئے محض ہے اُس کی قدرتوں اور طاقتوں کا احاطہ کرنا تو کجا ان کا تصور کرنے سے بھی قاصر ہے۔

اگر کسی انسان کو صحیح معنوں میں یہ معرفت حاصل ہو جائے اور یہ حقیقت اس کے دل میں میخ کی طرح گڑ جائے کہ خدا کی ہستی وراء الوراء ہے، اس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں، وہ جو چاہے کر سکتا ہے کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں، ہر چیز کا وہی خالق و مالک ہے کوئی بات اور کوئی امر بھی اس کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں کائنات ارضی و سماوی میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے منشاء اور اُس کے اذن سے ہو رہا ہے، عالمین اور اُس کے ذرات کی خفیف سے خفیف حرکت اور ان میں پائی جانے والی ہر باریک در باریک خاصیت جسے انسانی آنکھ دیکھنے سے قاصر ہے ہر وقت ہر لمحہ اور ہر لحظہ اس کی نگاہ میں ہے، تو وہ اس معرفت کے زیر اثر ہر لمحہ اور ہر لحظہ خوفِ الٰہی سے لرزاں و ترساں رہے اور وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور اس سے سرکشی کا خیال بھی دل میں کبھی نہ آنے دے۔

انسان گناہ اس لئے کرتا ہے کہ وہ اپنے رب کی حقیقی معرفت سے عاری ہوتا ہے۔ وہ اپنے محدود حواس اور محدود قویٰ پر اپنے رب کی ہستی اور اس کی قدرتوں کا قیاس کرنے کی غلطی کا مرتکب ہو بیٹھتا ہے اور یہ غلطی ہی اُسے گناہوں کے ارتکاب میں دلیر بنانے کا موجب بنتی ہے۔ مثال کے طور پر جب وہ چھپ کر گناہ کرتا ہے تو وہ یہ بھول جاتا ہے کہ حیی و قیوم اور قادر مطلق خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر اسے یہ احساس ہو کہ میری خفیف سے خفیف حرکت حتیٰ کہ میرے دل میں اٹھنے والے مخفی خیالات بھی اُس ہمہ قدرت اور ہمہ طاقت ہستی کے علم اور نگاہ میں ہیں اور اس سے وہ پوشیدہ رہ ہی نہیں سکتے تو وہ کبھی گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکے اور ہر وقت اور ہر لحظہ اس سے لرزاں و ترساں رہتے ہوئے اپنی ہر حرکت و سکون کو ایسا بنائے کہ جس میں احکامِ خداوندی سے سرمو انحراف کے شائبہ تک کا احتمال نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسانوں کو اپنی وراء الوراء ذات اور اپنی غیر محدود طاقتوں اور صفات کا عرفان عطا کرنے کا خاص اہتمام فرمایا ہے اور اپنی غیر محدود صفات اور قدرتوں اور طاقتوں کا نئے نئے رنگ میں بار بار اور بہ تکرار ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سورۃ یونس میں اپنی غیر محدود صفات اور طاقتوں کی طرف نہایت لطیف پیرائے میں اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝"

(یونس آیت ۶۲)

ترجمہ: اور تو نہ (کبھی) کسی کام میں (مشغول) ہوتا ہے اور نہ تو اس (کتاب) میں سے کوئی حصہ قرآن پڑھتا ہے، اور نہ (ہی) تم (سب لوگ) کوئی (اور) کام کرتے ہو مگر (ان سب موقعوں میں) جب تم (اپنے کام میں پوری) توجہ سے مشغول ہوتے ہو ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں اور زمین یا آسمان میں کوئی (ایک) ذرہ بھر چیز (بھی) تیرے رب (کی نظر) سے پوشیدہ نہیں ہوتی، اور نہ ہی (ذرہ سے بھی) کوئی چھوٹی چیز یا بڑی چیز (ایسی ہے) جو (حقیقت کو) روشن کر دینے والی ایک کتاب میں (مذکور اور موجود) نہ ہو۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جس حقیقتِ کبریٰ پر روشنی ڈالی ہے اگر اس پر غور کرنے کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور طاقتوں کے بارہ میں یہ معرفت نصیب ہو جائے کہ اس کی اپنی ایک ایک حرکت اور سکون قادرِ مطلق خدا کی نگاہ میں ہے اور وہ ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے اور کچھ بھی اس سے پوشیدہ نہیں اور نہ رہ سکتا ہے تو وہ حتی الامکان کوئی ایسی حرکت، اور سکون سرزد ہی نہ ہونے دے جس سے خدا تعالیٰ کی ناراضگی لازم آتی ہو اور جو اُس کی ناراضگی پر منتج ہونے والی ہو۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کی یہ معرفت اور یہ یقین کہ ہر انسان کی ہر حرکت و سکون ہر وقت اور ہر لحظہ قادر مطلق خدا کی نگاہ میں ہے اور وہ اس کا نیا ثر رہا ہے انسان کو گناہوں سے بچانے اور رضاء الٰہی کی راہوں پر اسے گامزن رکھنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسی معرفت اور یقین سے بہرہ ور ہونے کی نہایت ہی زوردار الفاظ میں بار بار اور بہ تکرار تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

" خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔"

(کشتی نوح)

اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی اور غیر محدود طاقتوں اور صفات کے بارہ میں ایسی معرفت ہی نصیب ہو جائے کہ اُس قادر مطلق کی انسان کے پاتال تک نظر ہے اور اس کی ہر حرکت و سکون اس ہمہ قدرت و ہمہ طاقت کی نگاہ میں ہے تو اس کی معرفت کی انقلاب انگیز تاثیر رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور اس کے زیر اثر وہ ترکِ شر پر آمادہ ہو کر ایصالِ خیر کی صفت سے متصف ہو سکتا ہے۔

بیادِ ابو العطاءؓ

اے دوست کیا بتاؤں کہ کیا تھے ابو العطاء / اپنے لئے عطائے خدا تھے ابو العطاء

راہِ خدا میں دل سے فدا تھے ابو العطاء / عشقِ رسولِ حق میں فنا تھے ابو العطاء

تبلیغِ دیں میں رہے مصروف عمر بھر / اک پیکرِ خلوص و وفا تھے ابو العطاء

میدانِ رزم و بزم کے یکساں تھے شہسوار / شعلہ بیان و شیریں ادا تھے ابو العطاء

تائیدِ دین کے لئے سینہ سپر مدام / خالدؓ صفت وہ مردِ خدا تھے ابو العطاء

اللہ کا ذکر، مدحِ نبیؐ روح کی غذا / ہر ایک لمحہ رو بخدا تھے ابو العطاء

تھے بے نیازِ غیر، غریبی میں بھی غنی / اپنے خدا کے در کے گدا تھے ابو العطاء

عالم تھے باعمل تو وہ فاضل تھے بے بدل / منادِ بے مثال بخدا تھے ابو العطاء

بے حد شفیق، پیکرِ لطف و عطا، کریم / سب کے لئے سراپا دعا تھے ابو العطاء

تقریر دلپذیر تھی، تحریر دل نشیں / انداز میں بھی سب سے جدا تھے ابو العطاء

خدمت میں بارگاہِ خلافت کی مستعد / ہر دم سراپا صدق و صفا تھے ابو العطاء

پروانہ وار شمعِ خلافت کے روبرو / ہر لمحہ جان و دل سے فدا تھے ابو العطاء

بسمل کو ناز ہے کہ تھا اُن کا نیاز مند
عاجز پہ مہربان سدا تھے ابو العطاء

آفتاب احمد بسمل۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
پنڈت لیکھرام کی موت سے متعلق پیشگوئی

(مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

(۳)

لیکھرام کا قاتل نہیں ملے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں اپنی کتاب چشمہ معرفت ص۱۷۸ پر بدیں کلمات تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ بات یاد رہے کہ اس جگہ ایک نشان نہیں بلکہ دو نشان ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ لیکھرام کے مارے جانے کی بذاتِ خود ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں اس کے مارے جانے کا دن بتلایا گیا ہے۔ موت کی قسم بتلائی گئی۔ وقت بتلایا گیا۔

(۲) دوسری یہ کہ باوجود ہزار کوشش اور سعی کے قاتل کا کچھ بھی پتہ نہیں لگا۔ گویا وہ آسمان پر چڑھ گیا یا زمین کے اندر مخفی ہو گیا۔ اگر قاتل پکڑا جاتا اور پھانسی مل جاتا تو پیشگوئی کی یہ وقعت نہ رہتی بلکہ اس وقت ہر ایک کہہ سکتا تھا کہ جیسے لیکھرام مارا گیا۔ قاتل بھی مارا گیا۔ مگر قاتل ایسا گم ہوا کہ نہیں معلوم کہ آیا وہ آدمی تھا یا فرشتہ تھا جو آسمان پر چڑھ گیا۔"

نیز حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب نزول المسیح ص۱۸۳ پر اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے:۔

"غرض یہ عظیم الشان پیشگوئی اس قدر قوت اور عام شہرت کے ساتھ پھیلنے کے بعد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس طرح پوری ہوئی کہ ایک شخص نے جس کا آج تک پتہ نہیں لگا کہ کون تھا شام کے وقت لاہور کے شہر میں شنبہ کے دن جو عید سے دوسرا دن تھا لیکھرام کے پیٹ میں ایک کاری چھری مار کر دن دہاڑے ایسا غائب ہوا کہ آج تک پھر اس کا پتہ نہ لگا حالانکہ لیکھرام کے ساتھ کتنی مدت سے رہتا تھا۔ اور اس قتل کی خبر کے ساتھ سب ہندو، مسلمان، عیسائی پر ایک رعب اور ہیبت طاری ہوئی اور آریوں نے بڑا شور مچایا اور سرکردہ مسلمانوں اور اسلامی انجمنوں کی خانہ تلاشیاں کرائیں اور ہر جگہ اس مقتول کی ہمدردی کے لئے بڑے بڑے جلسے کئے اور تجویزیں قرار پائیں کہ سال بسال اس ماتم کا ایک دن مقرر کیا جائے تاکہ یہ واقعہ ہمارے دلوں سے بھولنے نہ پائے۔"

قاتل کو پکڑنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی تلاشی بھی لی گئی اور بھی گورنمنٹ نے جدوجہد کی مگر ناکام ہوئی اور قاتل نہ پکڑا گیا۔ اس کے گواہ اس زمانے کے اخباروں کے فائل ہیں۔ نیز ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اس وقت کی گورنمنٹ، جو گورنمنٹ انڈیا تھی اس کی گواہیاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۸۱ تا ۱۹۱ درج فرمائی ہیں جن کی تعداد قریب چار ہزار کے ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ ص۱۹۱)

لیکھرام کے قتل کے بعد طاعون پھیلیگی

اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدیں کلمات رقم فرمایا:۔

"جیسا کہ گوسالہ سامری کے بعد قوم اسرائیل میں سخت طاعون پڑی تھی کہ انہوں نے اس بت کو خدا کے مقابل عظمت دی۔ ایسا ہی جب قوم نے لیکھرام کو بہت عظمت دی تو پھر بعد میں اس کے طاعون پڑی کیونکہ انہوں نے خدائے ذوالجلال کی پیشگوئی کو تحقیر کی نظر سے دیکھا۔"

(نزول المسیح ص۱۷۲)

لیکھرام کی بددعا اور مباہلہ کا اثر

لیکھرام نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں بددعا کی تھی اور تین سال کا عرصہ مقرر کرتے ہوئے اس نے لکھا تھا کہ تین سال کے عرصہ میں ہیضہ کی بیماری سے آپ تباہ ہوں گے (العیاذ باللہ) اور آپ کی ذریت و اولاد میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ (ثم العیاذ باللہ)

اب میں لیکھرام کے مباہلہ کے الفاظ میں سے متعلقہ الفاظ ہی نیچے درج کرتا ہوں جو حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب چشمہ معرفت ص۱۷۸ پر درج فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

"...... لیکن میرا دوسرا فریق میرزا غلام احمد ہے وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے اور جس طرح میں قرآن وغیرہ کو پڑھ کر غلط سمجھتا ہوں ایسے ہی وہ اتنی محض سنسکرت اور ناگری سے محروم مطلق بغیر پڑھنے یا دیکھنے ویدوں کے ویدوں کو غلط سمجھتا ہے اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔

راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھا سد آریہ سماج پشاور حال ایڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور پنجاب۔"

سو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعاء مباہلہ کو درج فرما کر کتاب چشمہ معرفت کے اگلے صفحہ ۱۷۵ پر مندرجہ ذیل عبارت تحریر فرمائی ہے:۔

"اب مباہلہ کی اس دعا کے بعد پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب خبط احمدیہ کے صفحہ ۳۴۴ سے ۳۴۷ تک لکھی ہے جو کچھ خدا نے آسمان سے فیصلہ کیا ہے اور جس طرح اس نے کاذب کی ذلت ظاہر کی ہے اور صادق کی عزت وہ یہ ہے جو ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو بروز شنبہ دن کے چار بجے کے بعد ظہور میں آیا۔ دیکھو یہ خدا کا فیصلہ ہے جس فیصلہ کو لیکھرام نے اپنے پرمیشر سے مانگا تھا تا صادق اور کاذب میں فرق ظاہر ہو جائے سو وہ فرق ظاہر ہو گیا۔"

(چشمہ معرفت ص۱۷۵)

گویا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کی جبکہ پنڈت لیکھرام نے بھی پیشگوئی کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تباہی و بربادی کے متعلق (العیاذ باللہ) وقت مقرر کیا۔ اس ساری جدوجہد کے بعد جو واقع ہوا وہ یہی تھا کہ لیکھرام قتل ہوا اور خداوندی ارشاد کی تصدیق ہو گئی سو یہی مراد تھی اور ثابت کرنا تھا۔

لیکھرام کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کی قہری تجلی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب سراج منیر کے صفحہ ۱۰ پر بدیں کلمات رقم فرماتے ہیں:۔

"آریوں کو اس پیشگوئی کے وقت بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے اطلاع دی گئی تھی کہ اگر تمہارا دین سچا ہے اور اسلام باطل تو اس کی یہی نشانی ہے کہ اس پیشگوئی کے اثر سے اپنے وکیل لیکھرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بچا لو اور جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے دعائیں کرو۔ اور دعاؤں کے لئے مہلت بہت تھی لیکن خدا کے قہری ارادہ کو وہ لوگ بدل نہ سکے۔"

لیکھرام کی موت ایک مخالفِ اسلام کی موت تھی

لیکھرام کی موت ایک مخالفِ اسلام کی موت تھی جو کہ ایک برگزیدہ کے خلاف رات دن اندھی مخالفت کر رہا تھا۔ اس زمانہ میں جو اصلاحِ خلق کے لئے خداوند تعالیٰ نے اپنی آواز ایک مامور کے ذریعہ بلند کی اس کو دبانے کے لئے ہمہ تن جدوجہد بنا ہؤا تھا اور اپنی گندی فطرت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اور جب مخالفت کی رَو انتہائی درجہ تک پہنچ گئی تو خود ہی اس اندھی مخالفت کا شکار ہو گیا۔

ابوجہل بھی ایک مخالفِ اسلام تھا۔ اُس نے اس مخالفت میں اپنا سب کچھ لُٹا دیا تھا۔ اُس نے بھی جنگِ بدر کو جاتے ہوئے کعبہ میں جا کر یہ بددعا کی تھی جس کے الفاظ درجِ ذیل ہیں:۔

"اللّٰھم من کان منا افسد فی القوم واقطع للرحم فاحنہ الیوم"

ترجمہ۔ یعنی اے خدا جو شخص ہم دونوں میں سے (اس سے مراد اپنے نفس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا تھا) تیری نگاہ میں ایک مفسد آدمی ہے اور قوم میں پھوٹ ڈال رہا ہے اور باہمی تعلقات اور حقوقِ قومی کو کاٹ کے قطعِ رحم کا مرتکب ہو رہا ہے آج تُو اس کو ہلاک کر دے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ابوجہل کو یقین تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی (نعوذ باللہ) پاک و صاف نہیں ہے اس لئے اُس نے دردِ دل سے دعا کی۔ پھر اس کے بعد ایک گھنٹہ بھی زندہ نہ رہ سکا اور خدا کے قہر نے اسی مقام پر اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا۔ یہ بھی ایک مباہلہ تھا اسی قسم کے ایک دوسرے واقعہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب چشمۂ معرفت صفحہ ۱۶۷ کے حاشیہ میں بدیں کلمات درج فرمایا ہے:۔

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بادشاہوں کی طرف خط لکھے کہ مَیں خدا کا رسول ہوں تم مجھ پر ایمان لاؤ تو منجملہ ان بادشاہوں کے خسرو پرویز بھی تھا جو اپنے تئیں عجم و عرب کا بادشاہ سمجھتا تھا وہ اس خط کو سُن کر بہت ناراض ہؤا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب خیال کر کے گرفتاری کا حکم دیا کیونکہ عرب کا ملک بھی اس کی حکومت سے متعلق تھا جو یمن کے صوبے کے ماتحت تھا۔ جب اس کے سپاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے لئے آئے تو آپؐ نے فرمایا "کل صبح جواب دوں گا"۔ جب وہ صبح کے وقت حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کس کے پاس مجھے لے جانا چاہتے ہو؟ آج رات میرے خداوند نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے اور قتل کے لئے اس کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کیا۔ پس پاک زندگی اس کو کہتے ہیں جس کے لئے خدا دشمنوں کو قتل کرتا ہے"۔

پس ہر دو واقعات ثابت کرتے ہیں کہ انبیاء کے دشمن مباہلہ کرنے کے بعد یا بددعا کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے عذاب کی قہری تجلّی سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

لیکھرام کی پیشگوئی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی جلالی صفت کا اظہار

اس حقیقت کو حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳ حاشیہ میں بدیں الفاظ تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ عبداللہ آتھم کی نسبت بھی موت کی پیشگوئی تھی مگر عبداللہ آتھم نے عجز و نیاز دکھا دیا اس لئے اس کی موت میں اصل میعاد سے چند ماہ کی تاخیر واقع ہوئی اور لیکھرام نے پیشگوئی سُننے کے بعد شوخی ظاہر کی اور بازاروں اور مجمعوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا رہا اس لئے قبل اسکے کہ اصل میعاد پوری ہوتی وہ پکڑا گیا اور ابھی ایک سال رہتا تھا وہ مارا گیا۔ عبداللہ آتھم سے خدا تعالیٰ نے اپنی جمالی صفت کو ظاہر کیا اور لیکھرام سے جلالی صفت کو۔ وہ قادر ہے کم بھی کر سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ منہ"

نیز کتاب نزول المسیح صفحہ ۱۹۸ پر تحریر فرمایا:۔

"چونکہ آتھم نے اپنی روش میں نرمی اختیار کی اور اس سخت گندہ زبانی کو اس نے اختیار نہ کیا جس کو لیکھرام نے اختیار کیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی اس سے نرمی کا برتاؤ کیا اور اُس کو مہلت دینے اور آخر مارنے سے جمالی رنگ کا نشان دکھلایا لیکن لیکھرام نہایت دریدہ دہن اور بدزبان تھا اس لئے خدا نے جلالی رنگ کا نشان اس میں دکھلایا اور جب نادانوں اور اندھوں نے اُس جمالی نشان کا قدر نہ کیا جو بذریعہ آتھم ظاہر ہؤا تو خدا نے اس کے بعد لیکھرام کی موت کا نشان جو ہیبت ناک اور جلالی تھا ظاہر کر دیا"۔

دشمنوں کے الزامات کے رد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قطعی فیصلہ

جب حسب الفاظ پیشگوئی لیکھرام قتل ہؤا اور مقررشدہ میعاد کے اندر بُری طرح قتل ہؤا تو ہندوؤں نے شور مچایا اور اخباروں میں بھی شائع کروایا کہ اس سازش کے بانی مبانی آپ ہیں بلکہ اس کے قتل کی سازش میں آپؑ خود یا آپؑ کا کوئی مرید ضرور شامل ہے۔ اسی بنا پر اس وقت کی گورنمنٹ انڈیا نے آپؑ کے گھر کی تلاشی بھی لی تھی۔

اس شور و غوغا کو دیکھ کر آپ نے ایک قطعی فیصلہ شائع فرمایا جو آپ کی کتاب سراج منیر صفحہ ۲۴ پر بدیں الفاظ درج ہے:۔

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دُور نہیں ہو سکتا اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو مَیں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے سارا یہ قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھائے کہ جس کے الفاظ یہ ہوں کہ:۔

"مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہؤا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصوّر ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو مَیں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور اسی کا فیصلہ ہے"۔

خدا کرے کہ یہ پیشگوئی کے الفاظ اور پھر ان کا پورا ہونا سعید روحوں کے لئے فائدہ بخش ہو۔ آمین ❁

مطالعہ کتب

ماہ احسان/جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الوصیت" مقرر ہے قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ خدام سے اس کا مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے نانا جان محترم چوہدری رستم خان صاحب چک 5/D.B ضلع میانوالی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال میانوالی میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہؤا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین (ناصر احمد ہمدم فیکٹری ایریا ربوہ)

۲۔ مکرم سردار عبدالقادر صاحب چنیوٹ کا چھوٹا بچہ عامر گزشتہ اتوار کی صبح کو اپنے گھر کی منڈیر سے گر پڑا اور شدید زخمی ہو گیا ہے۔ بچے کے جبڑے پر چوٹ آئی ہے ایک دانت بھی ٹوٹ گیا ہے۔ سارا چہرہ متورم ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچے کی عاجل و کامل شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (محمد عمر بشیر احمد آف چنیوٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۵۶

میں نعیمہ بیگم بنت عبدالحکیم صاحب قوم ابڑو پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن وارہ ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰۰ روپے بصورت وظیفہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: نعیمہ بیگم بنت ماسٹر عبدالحکیم صاحب وارہ ضلع لاڑکانہ سندھ۔ گواہ شد: عبدالحکیم ابڑو نائب صدر جماعت احمدیہ وارہ، گواہ شد: محمد نواز ابڑو ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۵۷

میں چوہدری عالم خان ولد مہتاب خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۰۹ء ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰۰ روپیہ بصورت زمینداری ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عالم خان ولد مہتاب خان صاحب محمد آباد راستہ ٹالہی ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد: صوفی نذیر احمد سیکرٹری مال محمد آباد۔ گواہ شد: نذیر احمد صدر موصیان محمد آباد۔

مسل نمبر ۲۳۱۵۸

میں سکینہ بیگم زوجہ اللہ بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن دساویوالہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰ روپے
(۲) پرانی سلائی مشین مالیتی -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سکینہ بیگم زوجہ اللہ بخش صاحب معرفت مرزا محمد الدین صاحب ناز پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: اللہ بخش خاوند موصیہ گواہ شد: مبشر احمد پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۳۱۵۹

میں رحمت بی بی بیوہ بابو محمد سلیمان صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ پیدائشی احمدی ساکن کلیانو ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
حق مہر -/۲۰۰۰ روپے تھا جو وصول نہیں کیا۔ اس کا حصہ وصیت ادا کرنے کو تیار ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی: نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی، اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رحمت بی بی ریٹائرڈ ٹیچر کلیانو ضلع جھنگ۔ گواہ شد: سمیع اللہ سیال افسر امانت تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد: غلام رسول ربوہ

مسل نمبر ۲۳۱۶۰

میں امۃ الحفیظ عابدہ زیدی ایم ایس سی بنت صوفی خدا بخش صاحب عبید زیدی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۷ روپیہ بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الحفیظ عابدہ زیدی ایم ایس سی کاشانہ منیب دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد: محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: صوفی خدا بخش والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۶۱

میں سکینہ بی بی زوجہ احمد الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بہو بھٹی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
(۱) میرے خاوند کی غیر منقولہ جائیداد ایک ایکڑ زمین واقع بہو بھٹی ہے جس سے بموجب شریعت ایک کنال زمین میرے حصہ میں آتی ہے مالیتی -/۲۵۰ روپے (۲) حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: سکینہ بی بی زوجہ چوہدری احمد دین صاحب بہو بھٹی ڈاکخانہ گنڈیوالی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: مرید حسین بہو بھٹی رشتہ دار موصیہ۔ گواہ شد: احمد دین بہو بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۳۱۶۲

میں شیخ طاہر احمد منیر ولد شیخ نور احمد منیر صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شیخ طاہر احمد منیر N/۸۰۰-۱۴ سمن آباد لاہور۔ گواہ شد: شیخ بشیر احمد ولد شیخ محمد دین صاحب N/۸۶-۱۴ سمن آباد لاہور۔ گواہ شد: ملک منظور احمد خالد ولد ملک عنایت اللہ خان صاحب ۱۰۸ نیو سمن آباد لاہور

مسل نمبر ۲۳۱۶۳

میں مرزا احسن احمد ولد مرزا انور احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مرزا احسن احمد ولد مرزا انور احمد صاحب دارالصدر ربوہ۔ گواہ شد: محمود احمد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: عبدالقدیر فیاض معرفت حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۶۴

میں رشید احمد اسلم ولد مولوی محمد یوسف صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: رشید احمد اسلم دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد: ڈاکٹر ناصر احمد خان سیکرٹری مال دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد: عبدالحق ولد محمد حسین صاحب دارالیمن شرقی ربوہ

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۳۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیوریٹو میڈیکل کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ رحیم)
ربوہ۔ فون ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضلؓ کی المناک رحلت پر تعزیتی قراردادیں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو خالدِ احمدیت، کامیاب مبلّغ، مثالی مقرر و مناظر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی وفات سے شدید صدمہ پہنچا ہے۔ آپ تادمِ آخر میدانِ عمل میں تمام دینی ذمّہ داریوں کو پورا کرنے کے علاوہ تقریر و تحریر کے ذریعہ سے سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا حق ادا کرتے رہے۔ آپ کی تقریر و تحریر بڑی موثر ہوتی تھی۔ تھوڑے مگر جچے تلے الفاظ میں مافی الضمیر ادا کر دینے کی صلاحیت آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ کا وجود جماعت کے لئے ایک نعمت سے کم نہ تھا۔ لجنہ اماء اللہ بھی آپ کے علم سے مستفید ہوتی رہی۔ تعلیم القرآن کلاس میں آپ کی خدمات اور سالانہ اجتماع لجنہ میں آپ کا درسِ قرآن اس ضمن میں سرِ فہرست ہیں۔ تمام عمر عسر و یُسر ہر حال میں آپ نے اطاعتِ امام ایدہ اللہ اور خدمتِ سلسلہ کو اپنا شعار بنا لیا۔ اپنے بچّوں کو بھی بفضلِ خدا اسی رنگ میں رنگین کیا۔ اپنی مجاہدانہ زندگی کا ایک ایسا نمونہ اپنی اولاد اور جماعت کے نوجوانوں کے لئے قائم کیا جو قابلِ تقلید ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی تمام مساعئ جمیلہ کو جو دین کے لئے آپ نے کیں شرفِ قبولیت عطا فرما کر آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور درجات بلند فرماتا رہے۔ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز مولوی صاحب مرحوم کے نمونہ پر ہم سب کو عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

(شریکِ غم ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور عالم اور مبلّغ، ممتاز خطیب اور بلند پایہ مصنّف اور صحافی تھے۔ اوائل عمر سے زندگی کے آخری لمحہ تک دینی خدمات میں مصروف رہے۔ ایک لمبے عرصہ تک بلادِ عربیہ اور برِّ صغیر میں خدماتِ اسلام میں مصروف رہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں بطور پرنسپل کام کیا اور سینکڑوں قابل شاگرد اپنا ورثہ چھوڑے۔ مجلس کارپرداز کے صدر اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ وقفِ عارضی اور تعلیم القرآن کے کام نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے اور جماعت میں تعلیم و تربیت کی ایک نئی روح پھلا دی۔

آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی بیش بہا خدماتِ دینیہ کے باعث حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو "خالدِ احمدیت" کے خطاب سے نوازا۔ لاریب آپ احمدیت کے ایک جانباز اور وفادار سپاہی تھے۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی میں رسالہ "الفرقان" کے ذریعہ بھی شاندار خدمات انجام دیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ پر آپ کا یہ احسان ہے کہ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے رسالہ تشحیذ الاذہان کا دوبارہ اجراء فرمایا اور پھر اس رسالہ کو مجلس کے سپرد کر دیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے آپ سے جب کبھی کسی موقعہ پر مختلف مقامات پر تربیتی جلسوں میں شمولیت کے لئے درخواست کی آپ نے بڑی بشاشت سے مجلس کے ساتھ تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت بھی عطا فرمائی کہ آپ نے اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا اور آپ کے چھوٹے فرزند مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی کام کرنے کی توفیق میسّر آئی۔

آپ کی وفات ساری جماعت کے لئے ایک عظیم صدمہ کا باعث بنی ہے۔ ہم جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ اور آپ کے جملہ لواحقین کے ساتھ شریکِ غم ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور خدمتِ دین کا اعلیٰ معیار جس میں آپ کو منفرد حیثیت حاصل تھی اسے قائم رکھنے کی ہمیں توفیق بخشے۔ آمین

(ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جو ماہِ اکتوبر کے آخر میں منعقد ہوتا ہے کا پروگرام ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اِس سلسلہ میں لجنات غور کر کے جلد از جلد مفید مشورے دیں۔ تقریری مقابلوں کے علاوہ تربیتی تقاریر بھی رکھی جائیں گی جو بہنیں اِس موقعہ پر تربیت کے کسی پہلو پر تقریر کرنا چاہیں وہ اپنا نام اور موضوع لکھ کر بھجوا دیں۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نتیجہ امتحان ایم۔ ایس سی فزکس گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایم۔ ایس سی فزکس کے جزوی نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء کا نتیجہ یہ ہے۔ سب طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں:۔

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	کالج میں پوزیشن	یونیورسٹی میں پوزیشن
ارشد پرویز	۸۰۱	I	I
رفیق احمد	۷۹۹	II	II
مبشر احمد	۷۷۵	III	IV
محمد اشرف	۷۳۸	IV	VII
ایم سلیمان گساما	۶۷۵	V	IX
مبارک علی طاہر	۶۷۲	VI	X

تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔ ایس سی فزکس کا اجراء ۱۹۶۹ء میں کیا گیا تھا۔ پہلی کلاس نے ۱۹۷۱ء میں یونیورسٹی کا امتحان دیا۔ اُس وقت سے لے کر تا حال کُل ۳۸ طلباء نے امتحان دیا سب کے سب پاس ہوئے۔ ۳۱ فرسٹ کلاس میں اور ۷ ہائی سیکنڈ کلاس میں۔ علاوہ ازیں یونیورسٹی کی متعدد اعلیٰ پوزیشنز بھی کالج کے حصّہ میں آئیں۔ (نامہ نگار)

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم ملک بہرداراحمد صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر زعیم انصار اللہ نوشہرہ ککے زئیاں گذشتہ چند ہفتوں سے بیمار چلے آتے ہیں احبابِ کرام سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ابراہیم۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی پھوپھی جان محمودہ بیگم صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(اللہ رکھا پرویز کارکن دفتر الفضل ربوہ)

ریٹ خلیل پولٹری فارم ربوہ
یک روزہ برائلر -/۳۵۰ روپے فی سینکڑہ (موجود)
مکس یک روزہ وائٹ لیگ ہارن -/۲۵۰ روپے فی سینکڑہ
" " پٹھیاں -/۵۰۰ "
آرڈر فوراً بُک کروائیے

صرف ایک ہفتہ کیلئے خاص رعایت
گوشت کے لئے برائلر چوزے
۳۷ کلو (فی من) -/۴۰۰ روپے
خلیل پولٹری فارم
نزد بھٹہ جات ربوہ

مُفت۔ مُفت
اچھی صحت کے لئے دانتوں کی صفائی ضروری ہے
اپنے دانتوں کی صفائی کیلئے منجن مُفت حاصل کریں
شاہ دواخانہ۔ دارالنصر غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مجالس خدّام الاحمدیہ تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کے لئے کوشش کریں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)